جلد ۴۸/۱۳ ۵ ہجرت ۱۳۳۸ ہش ۵ مئی ۱۹۵۹ء نمبر ۱۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۔ ۴ مئی ۔ جیسا کہ سابقہ اطلاعات سے ظاہر ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بہت دنوں سے ناساز چلی آ رہی ہے ۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے ۔ آمین

”مغربی جرمنی میں میرا مشن کامیاب رہا ہے“ ۔ جنرل محمد اعظم خاں کا اعلان

وزیر بحالیات نے مغربی جرمنی کا دورہ مکمل کر لیا ۔ پاکستان کیلئے مالی اور فنی امداد کے متعلق بات چیت

بون ۴ مئی ۔ پاکستان کے وزیر بحالیات لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کہا ہے کہ مغربی جرمنی میں میرا مشن بڑا اطمینان بخش رہا ہے ۔ وزیر بحالیات نے ۲ مئی کو اپنا دورہ مکمل کر لیا ۔ انہوں نے پاکستان کے لئے مالی اور فنی امداد کے متعلق بون میں دفتر خارجہ کے حکام سے بھی بات چیت کی ۔ گو مغربی جرمنی میں وزیر بحالیات کی بات چیت کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں ۔ لیکن باخبر ذرائع نے بتایا کہ کراچی سے وزیر بحالیات کی روانگی کے بعد حکومت نے دوسری جنگ عظیم کے زمانہ میں ضبط شدہ جرمن املاک واپس کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا اس سے مغربی جرمنی میں لیفٹننٹ جنرل اعظم خاں کی پوزیشن بڑی مضبوط ہو گئی ۔

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کی طرف سے ملایا یونیورسٹی کے وفد کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش

لاہور (بذریعہ ڈاک) پانچ طلباء اور تین طالبات پر مشتمل ملایا یونیورسٹی کے طلباء کا ایک وفد مغربی پاکستان کے خیر سگالی کے دورہ پر آیا ہوا ہے ۔ جس میں مختلف مذاہب کے طلباء شامل ہیں ۔ مورخہ یکم مئی کو احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ایک وفد نے جناب مسعود احمد صاحب بی اے (آنرز) بی ٹی سابق وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول گھانا (افریقہ) کی قیادت میں اس وفد سے ملاقات کی ۔ اور اسلامی تعلیمات اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا ۔ نیز وفد کے لیڈر مسٹر ای شیریان (Mr. E. Sheriyan) کی خدمت میں ممبران وفد کے لئے اسلامی تعلیمات

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

چوہدری عبداللہ خان صاحب کی علالت اور احباب کی دعاؤں کا شکریہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

کراچی سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ چوہدری عبداللہ خان صاحب جب سے امریکن ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں ان کی حالت خدا کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے ۔ اور گو ابھی تک کمزوری بہت ہے ۔ اور بیماری کی مکمل تشخیص بھی تا حال نہیں ہو سکی لیکن بخار رک گیا ہے اور چہرہ پر نسبتاً رونق نظر آتی ہے ۔ یہ تبدیلی جسم میں خارجی خون داخل کرنے کے بعد شروع ہوئی ہے ۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ جگر میں کسی جگہ پیپ پڑ چکی ہے ۔ اور گو ابھی تک اس پیپ کے متعلق معین صورت میں علم نہیں ہو سکا ۔ اور نہ ہی یہ پیپ نکالی جا سکی ہے ۔ مگر جو علاج ان کے پیش نظر کیا جا رہا ہے ۔ وہ خدا کے فضل سے امید افزا ہے ۔ اپریشن کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب ان سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اور خود میں بھی شکرگزار ہوں ۔ جو ان کی شفایابی اور صحت کے لئے دعائیں کر رہے ہیں ۔ امید ہے کہ احباب کرام ان کے متعلق اپنی دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں گے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی اور برادرانہ ہمدردی کی جزائے خیر دے ۔ من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ ۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

(ربوہ ۲ مئی ۱۹۵۹ء)

شہنشاہ ایران کی جلال بایار سے ملاقات

انقرہ ۴ مئی ۔ شہنشاہ ایران نے کل یہاں ترکی کے صدر جناب جلال بایار سے بات چیت کی ۔ شہنشاہ ایران برطانیہ کے سرکاری دورے پر تہران سے لندن جاتے ہوئے انقرہ پہنچے تھے ۔

بھارتی وزیر دفاع کی دھمکی

نئی دہلی ۴ مئی ۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے پچھلے دنوں سورت میں کہا ۔ بھارت اپنے ہمسایوں سے انتہائی دوستانہ تعلقات کا خواہاں ہے لیکن اگر ہمارے ایک انچ علاقہ پر بھی تجاوز کیا گیا تو اس کارروائی کو ناکام بنانے کے لئے ساری قوم میدان میں نکل آئے گی ۔

تبت کا مسئلہ حل کرنے کے لئے نیپال کی تجویز

کھٹمنڈو ۴ مئی ۔ نیپال کی حکمران پارٹی نے تجویز پیش کی ہے ۔ کہ تبت کی خود مختاری کا فیصلہ کرانے کے لئے باندونگ کانفرنس کے کسی ممبر ملک کی خدمات حاصل کی جائیں ۔ پارٹی نے اپنے ایک خصوصی اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں تبت کے لئے مکمل خود مختاری کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔

لیبر پارٹی ایٹمی تجربے بند کرانے کے حق میں ہے

لندن ۴ مئی ۔ برطانوی لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر گیٹسکل نے اعلان کیا ہے کہ اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آ گئی ۔ تو وہ ایٹمی تجربے بند کر دے گی ۔ وہ یوم مئی کی تقریبات کے سلسلہ میں تقریر کر رہے تھے ۔ انہوں نے ایٹمی تجربات کے سلسلہ کو ختم کرنے کے سوال پر تفصیل سے تقریر کی ۔

چینی حکومت سے بات چیت کی کوشش

نئی دہلی ۴ مئی ۔ دہلی کے سفارتی حلقوں کی اطلاع کے مطابق بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو تبت کے مستقبل کے سوال پر کمیونسٹ چین کی حکومت سے بات چیت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ ان حلقوں نے امکان ظاہر کیا کہ پنڈت نہرو اس معاملے پر کمیونسٹ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے ذاتی طور پر گفتگو کرنے کے لئے بھی آمادہ ہو جائیں گے اگر ایسی کوئی صورت پیدا ہوئی تو بھارت غالباً مطالبہ کریگا ۔ کہ چین تبت کو مذہبی اور ثقافتی خود مختاری عطا کر دے ۔ بھارت یہ کوشش بھی کرے گا ۔ کہ اقوام متحدہ تبت کی مذہبی اور ثقافتی خود مختاری کی ضمانت دے دے ۔ دریں اثنا بھارت میں پناہ کے متلاشی تبتیوں کی آمد کا سلسلہ برابر جاری ہے ۔ اب تک سات ہزار سے زائد تبتی بھارت پہنچ چکے ہیں ۔ اور مزید دو ہزار کی آمد متوقع ہے ۔

— لندن ۴ مئی ۔ امریکی سینٹ کے رکن مسٹر ہوبرٹ ہمفری نے مانچسٹر میں ایک بیان دیتے ہوئے تجویز پیش کی کہ امریکہ کو کم ترقی یافتہ ملکوں کی اقتصادی حالت سدھارنے کے لئے ۵ سال تک سالانہ ۱½ ارب ڈالر کا سرمایہ ان ملکوں میں لگانے کا انتظام کرنا چاہیئے

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۵ رمئی ۱۹۵۹ء

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک کارنامہ مغرب میں تعمیر مساجد ہے۔ حضور نے بارہا اپنے اس جوش و عزم کا اظہار فرمایا ہے۔ اور گن گن کر بتایا ہے کہ فی الحال مغرب کے فلاں فلاں شہر میں مسجد تعمیر ہو جانا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ چنانچہ اب فرینک فورٹ جرمنی میں دوسری مسجد تعمیر کرنے کے لئے سامان ہو رہے ہیں۔ جرمنی میں پہلی مسجد ہمبرگ میں آج سے کئی سال پہلے تعمیر ہوئی۔ ہالینڈ کی مسجد صرف خواتین کی قربانیوں سے تعمیر ہوئی تھی۔ انشاء اللہ ہماری یہ مسجد بھی جلد ہی تعمیر ہو جائے گی۔ بلکہ سمجھنا چاہیئے کہ تعمیر ہو گئی ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ آج تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کوئی مالی تحریک نہیں کی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے فوری طور پر کامیاب نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کی زبان میں ایسی تاثیر رکھی ہے۔ کہ ادھر زبان سے بات نکلتی ہے۔ اور ادھر جماعت اس کو لبیک کہتی ہوئی فوراً جامۂ عمل پہنانے کے لئے تل جاتی ہے۔ مغرب میں مساجد کی تعمیر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس قدر زور دینا ان ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا مرکز مسجد ہی ہوتی ہے۔ اسلامی مشن اس وقت تک صحیح معنوں میں صحیح مشن نہیں بن سکتے۔ جب تک مسجد موجود نہ ہو۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ تبلیغ اسلام کا حقیقی مرکز مسجد ہی ہے۔ جس شہر میں مسجد ہوگی۔ لوگ اور نہیں تو عجوبہ سمجھ کر ہی اس کو دیکھنے کے لئے آئیں گے۔ اور اس طرح زائرین کے کانوں میں اسلام کا پیغام بہت تھوڑی سی کوشش سے پہنچانا ممکن ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عزم ہے مغرب کے ہر شہر میں مسجد ضرور ہونی چاہیئے۔ بلکہ بڑے بڑے شہروں میں تو کئی مساجد ہونی چاہئیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے پاکستان میں عیسائیوں کے ہزاروں گرجے موجود ہیں۔ نہ صرف بڑے بڑے شہروں میں کئی کئی گرجے ہیں۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں میں بھی گرجے ہیں۔ گویا پاکستان کے طول و عرض میں گرجوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ عیسائی چونکہ جوش رکھتے ہیں۔ اور عیسائی حکومتیں اور عیسائی ممالک کے مخیر لوگ ان کی بے انتہا مالی مدد کرتے ہیں۔ اس لئے نہ صرف گرجے ہی ساری دنیا میں تعمیر کئے ہیں۔ بلکہ سکول اور ہسپتال اور دیگر خدمت خلق کے ادارے بھی قائم کر رکھے ہیں۔ اور اس طرح ان کو عیسائیت کا پیغام ہر کان تک پہنچانے میں بے حد سہولتیں میسر ہیں ؛

یہ درست ہے کہ ایک وقت مسلمانوں نے پہلے بھی یورپ کے ایک معتد بہ حصہ میں اذانیں بلند کی تھیں۔ اور اسکے آثار اب تک موجود ہیں۔ لیکن یورپ میں اسلام کی تبلیغ کا یہ فعال دور مدت سے ختم ہو چکا ہوا ہے۔ مغرب کی وادیوں میں اذانیں بلند کرنے کا نیا دور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں شروع کیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ صرف اذانیں ہی نہیں بلند کر رہی۔ بلکہ مساجد بھی جو اذان بلند کرنے کا حقیقی مقام ہے۔ تعمیر کر رہی ہے۔ اور اس طرح مغرب میں اسلام کو از سر نو مستقل طور پر قدم جمانے کے سامان مہیا ہو رہے ہیں۔ اور یقین ہے کہ انشاء اللہ مغرب کو اسلام کی برکتوں سے جلد ہماری مساجد مالا مال کر دیں گی۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی مسجدیں جلد ہی اسلام کے عظیم الشان مراکز میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اس لئے آج جو دوست ان کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق پاتا ہے وہ دراصل یورپ میں قصر اسلام کی بنیادیں قائم کر رہا ہے۔ اور اشاعت و تبلیغ اسلام کے ننھے سے پودے کی آبیاری کر رہا ہے۔ جو ضرور بڑھے گا پھیلے گا۔ پھولیگا اور پھلے گا۔ انشاء اللہ العزیز

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لئے ایک اپریشن روم اسسٹنٹ کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان کو الیفائڈ ڈریسر ہوں۔ اور اپریشن کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ اسی طرح ہسپتال میں ایک ریڈیوگرافر کی ضرورت ہے جو ایکسرے کی مشین کی اچھی واقفیت رکھتا ہو۔ اور ایکسرے فلموں کے ڈیولپ (Develope) کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ ضرورتمند احباب ان دونوں اسامیوں کے لئے اپنی درخواستیں جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

الفضل کا خلافت نمبر

مورخہ ۲۷ رمئی کو یوم خلافت کی مبارک تقریب آرہی ہے۔ اس موقعہ پر انشاء اللہ حسب معمول الفضل کا خلافت نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا۔ یہ نمبر یوم خلافت سے چند دن قبل شائع ہوگا۔ اس لئے علمائے کرام اور دیگر اہل قلم احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے مضامین جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔

مشتہرین و ایجنٹ صاحبان کو بھی فوراً آرڈر بک کرا لینے چاہئیں۔

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان ۳۱ رمئی کو ہوگا

ناصرات الاحمدیہ کے امتحان کا جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں ابھی تک بڑی بڑی جماعتیں مثلاً کراچی لاہور۔ سرگودہا۔ راولپنڈی اور ملتان کی طرف سے پرچوں کی مطلوبہ تعداد کی اطلاع نہیں ملی۔ جن لجنات نے اطلاع دی بھی ہے۔ انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی۔ کہ گروپ اول (۸ سے ۱۰ برس) اور گروپ دوم (۱۰ سے ۱۵ برس) کی لڑکیوں کے لئے کتنے پرچے مطلوب ہیں۔ ان حالات میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب ناصرات کا امتحان ۳۱ رمئی کو ہوگا۔ لجنات دونوں گروپوں کے لئے پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے فوراً اطلاع دیں۔

(سکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

ولادت — مورخہ یکم اپریل ۱۹۵۹ء کو مکرم میاں عبد الحی صاحب مبلغ انڈونیشیا کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی باقبال اور صحت مند زندگی عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ۔ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۳)

(اس پیشگوئی کا سب سے ہیبت ناک حصہ وہ ہے۔ جو زار روس کے متعلق ہے۔ تمام بادشاہوں سے قطع نظر کر کے زار روس کی خبر دی گئی تھی۔ کہ اس کی حالت زار ہو گی۔ یعنی وہ صرف حکومت ہی سے علیحدہ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ وہ ذلت و مسکنت کے نہایت عمیق گڑھے میں گرا دیا جائیگا اس کی حالت زار کے معنی یہ تھے کہ بہت سی باتیں اس کے سامنے کی جائیں گے کہ اس وقت وہ مرنا پسند کرے گا۔ لیکن وہ مر نہ سکے گا۔ مجھے تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ زار پر جو گذری اور اس کی بیوی بچیوں پر اس کی آنکھوں کے سامنے جس وحشت و بربریت اور بے حیائی کے کام کئے گئے۔ وہ سب کو معلوم ہیں۔ یہ واقعات اس امر کے ثابت کرنے کے لئے ایک روشن دلیل ہیں۔ کہ اسلام کا خدا ایک علیم خدا ہے اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس کے ذریعہ سے علیم خدا کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے اور وہی وہ مذہب ہے جس کے ذریعہ سے انسان خدا سے تعلق پیدا کر سکتا ہے۔

اس مرحلے پر یہ بات پھر دہرانے کے قابل ہے کہ حضور علیہ السلام کا اصل مصرع "مضمحل ہو جائیں گی اس خوف سے سب طاقتیں" ہے اور طاقتوں کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ دیگر حکومتیں بھی اس جنگ سے نہایت درجہ کمزور ہو جائیں گی لیکن دنیا کی سب سے بڑی مطلق العنان حکومت یعنی روس کی حالت نہایت درجہ زبوں و زار ہو گی۔ کون قیاس کر سکتا تھا۔ کہ اس جنگ کے نتیجہ میں زار کا خاندان ہمیشہ کے لئے حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔ زار کا محض حکومت سے برطرف ہو جانا یا محض قتل ہو جانا بھی اس کے حال کو حال زار نہ بناتا لیکن اس کے خاندان کے ہر فرد کے ساتھ اور بالخصوص بچیوں اور دیگر عورتوں کے ساتھ جو سلوک ہوا اس کے لئے حال زار سے صحیح ترین لفظ زبان میں نہیں مل سکتا۔ پس نہیں کہہ سکتے کہ خدائے خبیر و علیم کے سوا اس طرح کی خبر کوئی اور بھی دے سکتا تھا۔ اتنا عظیم الشان غیب خدا تعالیٰ نے صرف اپنے پسندیدہ رسولوں ہی کے لئے رکھا ہوا ہے اور یہی اس پیشگوئی کا مقصود تھا۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضور علیہ السلام پر یہ الہام بھی فرمایا ہوا ہے کہ "وہ چمک دکھلائیگا لیبوٹ ان کی پنج بار" جنگ عظیم اول اور

جنگ عظیم ثانی خدا کی دو چمکیں دنیا نے دیکھ لیں۔ اور اب دنیا ایک اور ہولناک تباہی کے لئے پر تول رہی ہے۔ ایٹم بم، ہائیڈروجن بم کوبالٹ، راکٹ تیار ہو رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کس دن کیا ہو جائے۔ سرور پاکاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے کہ دجال پگھل جائے گا۔ شاید پگھل جانے کا وہ وقت بہت ہی نزدیک آگیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی اور اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گے یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کے کسی صفحہ میں انکا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔

اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہو گا۔

مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جسکے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

جنگ عظیم ثانی نے حضور علیہ السلام کے ارشادات کو نہایت اقتداری شان کے ساتھ پورا کیا ہے جزائر کے رہنے والوں بالخصوص انگلستان اور جاپان پر بموں اور ایٹم بموں نے جو تباہی برپا کی اسے الفاظ میں بیان کرنا محال ہے۔ کوونٹری اور ہیروشیما پر جو گذری اس کی وجہ سے تباہی کے لئے دونوں شہروں کے نام زبان کا محاورہ بن گئے ہیں۔ کروڑہا انسان مارے گئے اور ملکوں اور قوموں پر وہ تباہی آئی کہ دنیا نے ایسی تباہی اس سے پہلے نہیں دیکھی تھی اس طرح دوسری چمک پہلی چمک سے بھی بہت زیادہ خطرناک تھی۔ اس تصور سے کہ نسل انسانی کو اب آئندہ کیا پیش آنیوالا ہے۔ دل بے اختیار لرز جاتا ہے۔ رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین آمین۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے انبیاء پر اپنے مشن کو دنیا میں پھیلانے کے لئے خدا کی طرف سے کثرت کے ساتھ امور غیبیہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں کلمہ حصر کے ساتھ اس امر کو بیان فرمایا ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے۔ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین فمن امن واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون والذین کذبوا بایاتنا یمسھم العذاب بما کانوا یفسقون۔

یعنی ہم رسولوں کو صرف خوشخبری دینے اور ڈرانے کے لئے بھیجتے ہیں۔ پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور اصلاح کریں تو انہیں نہ کسی قسم کا آئندہ کے لئے خوف ہو گا۔ نہ وہ گذشتہ کوتاہیوں پر غمگین ہوں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا ہے۔ انہیں ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب ہو گا۔ آیت مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کہ انبیاء کی آمد پر خدا تعالیٰ اپنی چہرہ نمائی کے لئے اپنے برگزیدہ اور اس کے ساتھیوں کی تائید و نصرت کے لئے مبشرات کے دروازے کھول دیتا ہے اور ان میں عجیب عجیب رنگ کی قدرت نمائی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہ معاملہ یعنی حضور کی اپنی، حضور کے خاندان، متعلقین اور متبعین کی تائید و نصرت کا بے نظیر رنگ دکھایا۔ خدا تعالیٰ بار بار قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوٰۃ الدنیا۔ اسی طرح فرمایا وحق علینا نصر المومنین اور فرمایا واللہ یؤید بنصرہ من یشاء۔ پس علل و اسباب کی آہنی دیواروں میں انبیاء کی آمد پر یکدم یہ روزن اس طرح کھلتے ہیں کہ سارا عالم بقعۂ نور بن جاتا ہے۔ اور ہر آنکھ دیکھ لیتی ہے کہ اس گروہ کے ساتھ جہاں کہیں بھی یہ ہوں۔ خدا موجود ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر یاد رکھنے کے

قابل ہے کہ خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں یار وفادار کا سلوک ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے محبوب بندے کی زندگی کے تمام مراحل میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔ زندگی میں عموماً رزق، شادی، اولاد، صحت، دوستوں سے تعلقات اور زندگی کے مقاصد میں کامیابی بھی اہم مراحل ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا مقصد اسلام کو زندہ کرنا مسلمان را مسلمان باز کردن تھا۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے خدا نے رزق، شادی، اولاد، صحت اور دوستوں سے تعلقات میں حضور کا اس طرح ساتھ دیا ہے کہ صاف نظر آتا ہے کہ حضور خدا کی گود میں تھے۔ حضور نے خود فرمایا ہے ع

گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

اب میں مختصراً ان امور کے متعلق حضور کی زندگی کا ایک خاکہ پیش کرتا ہوں جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی کے ابتدائی چالیس سال ایسے تبتل اور انقطاع میں گزارے کہ دنیا اور دنیا کے کاموں سے حضور کا کوئی تعلق نہ تھا۔ آپ کے اعزہ واقربا آپ کو دنیوی لحاظ سے ایک بے کار وجود سمجھ کر آپ کی کسی مدد کیلئے روادار نہ تھے ایسی حالت میں حضور کے والد حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم کی وفات ہوگئی۔ وہ ایک نہایت صاحب رسوخ اور باا ثر رئیس اور جلیل القدر طبیب تھے۔ سرکار کی طرف سے بڑی معقول پنشن ملتی تھی۔ زمینداری کا جملہ انتظام آپ کے اپنے ہاتھوں میں تھا۔ ان کی وفات پر طبعی طور پر حضور کے دل میں بتقاضائے بشریت یہ خیال گذرا کہ اسباب کے لحاظ سے گذارے کی اب کیا صورت ہوگی۔ تو اسی وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ

سولہواں معجزہ

اور پھر وہ یار وفادار کا فی حد اس درجہ کافی ہوا کہ کوئی حد نہ رہی۔ حضور کے دستر خوان پر لاکھوں کروڑوں نے کھانا کھایا۔ اور ہزاروں لاکھوں نے اپنی احتیاجیں پوری کیں۔ حضور نے خود اس کیفیت کو ایک عربی قصیدے میں ایک شعر میں بیان فرمایا ہے۔ ؎

لفاظات الموائد کان اکلی
فصرت الیوم مطعام الاھالی

یعنی ایک وقت تھا کہ دستر خوان کے بچے ہوئے ٹکڑے میرا کھانا تھا۔ اور اب مجھ بہت سے گھرانوں کے خوردونوش

کا باعث ہوں۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو دکھایا کہ ایک فرشتہ ایک نان لے کر حضور کی خدمت میں آیا۔ اور فرمایا کہ یہ تیرے اور تیرے درویشوں کے لئے ہے۔

سترھواں معجزہ

شادی کے معاملے میں بھی حضور کی عمر ۵۰ سال سے متجاوز تھی کہ خدا تعالیٰ نے خود مبشر اولاد کے لئے ایک نہایت مبارک اور مشہور خاندان یعنی حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں سے ایک پاکباز خاتون کا رشتہ تجویز فرمایا۔ اور الہاماً فرمایا اشکر نعمتی رأیت خدیجتی۔ اس خدیجہ سے خدا نے نہایت شاندار مبارک اولاد کا سلسلہ جاری فرمایا جس کے متعلق قبل از وقت الہاماً بتایا کہ

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں بھی فوت ہوں گے۔ اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائیں گے۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے۔ تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے انکے گھر بیواؤں سے بھر جائینگے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔"

اٹھارواں معجزہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے دعا فرمائی ؎

اہل وقار ہوویں۔ فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں۔ مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ وبار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج حضور کی اولاد پوتوں پڑپوتوں سمیت صدہا سے زیادہ ہے اور اتنی سرعت سے پھیل رہے ہیں۔ کہ شاید ہی کوئی خاندان اس طرح پھیل رہا ہو۔ خدا نے ایسی اولاد عطا کی جن کی وجہ سے اسلام کا غلغلہ چاردانگ عالم میں پھیلا جو قرآن کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے، محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار ہونے والے لاکھوں افراد کو جمع کرنے والے، ہزاروں مسجدیں بنانے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سے ربع مسکون کو بھر دینے والے ثابت ہوئے۔ تفصیل کے لئے یہاں گنجائش نہیں اس سلسلے میں حضور کی اس پیشگوئی کو پیش کرتا ہوں جو حضور کی اولاد میں سے مصلح موعود کے متعلق ہے۔ یہ اکیلی پیشگوئی علم غیب کے تشنگان کو سیراب کرنے کے لئے کافی ہے۔

انیسواں معجزہ

حضور نے ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور کے مقام پر چالیس دن چلہ کشی کی اور نہایت تضرع اور ابتہال سے اسلام کی کامیابی کے لئے دعائیں فرمائیں جس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان بشارت سے نوازا جو لفظاً لفظاً نقل کی جاتی ہے :-

"میں تجھے رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانے کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا

مہمان آتا ہے اس کا نام عمانوایل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا وہ بشیر ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللّٰہ نزل من السماء اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔

وکان امراً مقضیًا"

اس کے علاوہ اس پسر موعود کے متعلق الہام تھا :-

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

نیز بتایا گیا اس کی ظاہری برکتیں تمام جہان پر پھیلیں گی۔ اسی طرح اس کی باطنی برکتیں تمام جہان پر پھیلیں گی۔ اس کا نام یوسف رکھا گیا۔ وہ کئی شادیاں کرے گا۔ وہ عالم کباب ہوگا۔ یعنی اس کے زمانے میں کئی جنگیں ہوں گی۔ وہ بشیر الدولہ ہوگا۔ وہ محمود ہوگا وہ ذکی ہوگا۔ وہ اولوالعزم ہوگا۔ وہ فضل عمر یعنی خلیفہ دوم ہوگا۔ وہ حسن واحسان میں مسیح موعود کا نظیر ہوگا۔ وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔ وہ کلمۃ اللہ خاں ہوگا۔ وہ ناصر الدین ہوگا۔ وہ فاتح الدین ہوگا۔

(باقی)

دلائی لامہ اور گوشت خوری

اسلامی تعلیم کی برتری کا واضح ثبوت

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

اسلام ایک عالمگیر اور فطرتی مذہب ہے اسلام کے علیم و حکیم خدا نے نسل انسانی کی تمام ضروریات کو مدنظر رکھ کر ایسی تعلیم دی ہے جو ہر زمانہ کے لوگوں کے کام آسکتی ہے

کھانے پینے سے متعلق بھی اسلام نے جس رنگ میں بنی نوع انسان کی راہنمائی کی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن شریف میں اصولی طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ:۔

کلوا من الطیبٰت واعملوا الصالحات

یعنی صاف ستھری چیزیں کھاؤ۔ اور نیک اعمال بجا لاؤ۔

قرآن شریف کی اس آیت سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ صاف ستھری خوراک اور نیک اعمال لازم ملزوم ہیں۔ یعنی وہی شخص نیک اعمال بجا لانے کی توفیق حاصل کر سکتا ہو جو پاک اور صاف چیزیں کھاتا ہے۔

حضرت گورو نانک جی نے قرآن شریف کے اس اصول کے پیش نظر ہی یہ بیان کیا ہے کہ

بابا ہور کھانا خوشی خوار
جت کھادے تن پیڑیئے من میں چلے وکار

یعنی۔ انسان کو ایسی خوراک استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے اس کے دل میں برے خیالات پیدا ہونے کا امکان ہو۔ جسم کو بیماریاں لگ جانے کا خطرہ لاحق ہو۔

اللہ تعالیٰ نے گوشت اور سبزی دونوں چیزیں انسان کی خوراک میں شامل کی ہیں اور ان دونوں کے استعمال میں اعتدال کو ضروری قرار دیا ہے۔

یعنی۔ نہ تو انسان کو یہ چاہیئے کہ وہ دن رات اندھا دھند گوشت خوری کرتا رہے۔ یہاں تک رحم اور نرمی سے بالکل محروم ہو کر ایک خونخوار بھیڑیا بن جائے۔ اور نہ اس کے لئے یہ مناسب ہے کہ وہ سبزی خوری میں اس حد تک بڑھ جائے کہ گوشت کا نام لینا بھی اس کے لئے کبیرہ گناہ ہو جائے۔ اور اس طرح وہ اپنی شجاعت اور بہادری سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔

اس دنیا میں کئی مذاہب ایسے پائے جاتے ہیں جکے متبعین گوشت خوری کو ایک گناہ تصور کرتے ہیں۔ ان کے ہاں روحانیت کا معیار یہی ہے کہ انسان سبزی خور ہو۔ اور گوشت کے قریب بھی نہ جائے۔ چنانچہ ہندو دھرم کے بعض ایسے فرقے آج بھی موجود ہیں۔ جن کے نزدیک گوشت خوری کسی حالت میں بھی جائز قرار نہیں دی جا سکتی

بدھ مذہب کے پیرو بھی اس بات کے مدعی ہیں کہ گوشت انسان کی خوراک نہیں۔ کیونکہ گوشت خوری سے جیو ہتیا ہوتی ہے۔ لیکن یہ لوگ جو گوشت خوری کو ناجائز تصور کرتے ہیں ان کے ماننے والے حالات سے مجبور ہو کر اور وقت کے تقاضوں کے پیش نظر اسلام کے اس اصول کو اپنانے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ گوشت بھی انسان کی خوراک کا ایک حصہ ہے

چنانچہ بدھ مذہب کے روحانی رہنما دلائی لامہ جو ان دنوں بھارت آگئے ہیں گوشت خوری کے حق میں ہیں۔ اور ان کی خوراک میں گوشت بھی شامل ہے۔ چنانچہ بھارت کے اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ دلائی لامہ گوشت اور انڈے بھی خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں جیساکہ ایک بھارتی روزنامہ نے شائع کیا ہے کہ:۔

"تیج پور ۱۹ راپریل۔ بھارت کے عوام شاید اس بات پر یقین نہیں کریں گے یہ ایک حقیقت ہے کہ مہاتما بدھ کے پیروکار تبت کے دلائی لامہ انڈے مچھلی۔ مرغا۔ اور دوسرا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ اس بات کا علم ایک اخبار نویس کے ایک سوال کے جواب میں دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کل صبح ناشتہ میں دلائی لامہ کے لئے دوسری چیزوں کے ساتھ انڈے بھی رکھے گئے۔ اور دوپہر کے کھانے میں دلائی لامہ نے مرغ کا گوشت اور مچھلی اور قیمہ بھی کھایا۔"

(روزنامہ رنجیت پٹیالہ ۲۱ راپریل ۵۹ء)

ہم بدھ مذہب کے اس روحانی راہنما دلائی لامہ کی گوشت خوری پر معترض نہیں ہیں بلکہ ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے اسلام کے پیش کردہ اصول کو اپنے عمل سے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اور اسلامی اصولوں کی برتری کی ایک عملی شہادت دنیا میں پیش کی ہے

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

کلمہ طیبہ اور شرک کی ماہیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت افروز تشریح

از مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد بی اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ

احادیث صحیحہ میں آتا ہے کہ من قال لا الٰہ الا اللّٰہ فدخل الجنۃ یعنی جس نے لا الٰہ الا اللّٰہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگیا یا بعض احادیث میں ہے۔ من مات لا یشرک باللّٰہ شیئاً دخل الجنۃ یعنی جو اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ اس مضمون کی روایات کثرت سے مختلف راویوں سے مروی ہیں۔ بعض لوگ ان احادیث سے یہ خیال کرتے ہیں کہ محض زبان سے لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ دینا کافی ہے حالانکہ اسلام میں زبانی اور قولی ایمان کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ جب تک کہ اسکو عمل اور فعل کی کسوٹی پر نہ پرکھا جائے۔ اس لئے محض کلمہ طیبہ کا زبان سے اقرار جنت کا مستحق بنانے کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ عمل بھی نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بڑی حقیقت افروز تشریح بیان فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ کلمہ جو ہر روز پڑھتے ہیں اس کے کیا معنے ہیں؟ کلمہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کہ میرا معبود۔ محبوب۔ اور مقصود خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں الٰہ کا لفظ محبوب اور اصل مقصود اور معبود کے لئے آتا ہے۔ یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے۔ جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ چونکہ ایک بڑی اور مبسوط کتاب کا یاد کرنا آسان نہیں اس لئے یہ کلمہ سکھا دیا گیا۔ تاکہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدنظر رکھے۔ اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جائے سچ یہی ہے کہ نجات نہیں۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ من قال لا الٰہ الا اللّٰہ فدخل الجنۃ یعنی جس نے صدق دل سے لا الٰہ الا اللّٰہ کو مان لیا۔ وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ لوگ دھوکہ کھاتے ہیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بے کار اور نکمے ہو جاتے اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی نہیں بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اس میں رکھا گیا ہے۔ وہ عملی رنگ میں انسان کے دل کے اندر داخل ہو جائے جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ نہ صرف مرنے کے بعد بلکہ اسی زندگی میں وہ جنت میں ہوتا ہے۔ یہ سچی بات ہے۔ اور جلد سمجھ میں آجاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب اور مقصود نہ رہے تو پھر کوئی دکھ اور تکلیف اسے ستا ہی نہیں سکتا۔ یہ وہ مقام ہے۔ جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے۔

(الحکم ۱۷ ر جنوری ۱۹۰۷ء)

پھر شرک کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صرف ظاہری طور پر کلمہ طیبہ کا اقرار اور بتوں کی پوجا سے بچنا ہی کافی نہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی اکثر ایسے بیرونی اور اندرونی محرکات ہیں جو انسان کو شرک کی حدود کے اندر لیجاتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے شرک کی تعریف اور تعین جس دلکش پیرایہ میں کی ہے وہ نہ صرف من قال لا الٰہ الا اللّٰہ فدخل الجنۃ کی حدیث کے صحیح مفہوم کی وضاحت کرتا ہے۔ بلکہ آپ کے خداداد روحانی علوم کی بھی عکاسی کرتا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"آپ یہ خیال نہ کریں۔ کہ ہم کب بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ہم بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ یاد رکھو یہ تو ادنیٰ درجہ کی بات ہے کہ انسان بتوں کی پرستش نہ کرے۔ ہندو لوگ جن کو حقائق کی کوئی خبر نہیں۔ اب بتوں کی پرستش چھوڑ رہے ہیں۔ معبود کا مفہوم اس حد تک نہیں کہ انسان پرستی یا بت پرستی تک ہو اور یہی معبود ہیں۔ اور یہی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ہوائے نفس اور ہوس بھی معبود ہیں۔ جو شخص نفس پرستی کرتا ہے یا اپنی ہوا و ہوس کی اطاعت کر رہا ہے اور اس کے لئے مر رہا ہے۔ وہ بھی بت پرست اور مشرک ہے۔ یہ لا نفی جنس ہی نہیں کرتا بلکہ ہر قسم کے معبودوں کی نفی کرتا ہے۔ خواہ وہ انفسی ہوں یا آفاقی۔ خواہ وہ دل میں چھپے ہوئے بت ہیں یا ظاہری بت ہیں۔ مثلاً ایک شخص بالکل اسباب ہی پر توکل کرتا ہے۔ تو یہ بھی ایک قسم کا بت ہے۔ اس قسم کی بت پرستی تپ دق کی طرح ہوتی ہے جو اندر ہی اندر ہلاک کر دیتی ہے۔ موٹی قسم کے بت تو جھٹ پٹ پہنچانے جاتے ہیں۔ اور ان سے مخلصی حاصل کرنا بھی سہل ہے۔ ...... لیکن یہاں تک ہی بت پرستی کا مفہوم نہیں ہے یہ تو سچ ہے کہ سوئی بت پرستی چھوڑ دی ہے مگر ابھی تو ہزاروں بت انسان بغل میں لئے پھرتا ہے اور وہ لوگ بھی جو فلسفی اور منطقی کہلاتے ہیں۔ وہ بھی انکو اندر سے نکال نہیں سکتے (باقی صفحہ ۸)

لنڈن میں عید الفطر

(از نمائندہ وقت ۱۷ اپریل ۱۹۵۹ء)

قومی لباس میں

لنڈن میں نماز عید عام طور پر چار مختلف مقامات پر پڑھائی جاتی ہے۔ ووکنگ مسجد شاہجہان میں۔ پٹنی مسجد میں۔ اسلامک کلچرل سنٹر میں اور لنڈن کی مشہور ایسٹ اینڈ مسجد میں۔

مسجد شاہجہان کافی فاصلے پر ہے۔ واٹرلو سٹیشن سے اس کا واپسی کرایہ پانچ روپے بہت زیادہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود سب سے زیادہ رونق اور ہنگامہ اسی جگہ ہوتا ہے۔ اور ہجوم بھی بین الاقوامی قسم کا ہوتا ہے۔ نائیجیریا کے حبشی۔ افریقہ کے سیاہ و سفید عرب ایرانی افغانی۔ پاکستانی۔ بھارتی۔ بجی۔ ملائی سیلون۔ انڈونیشی۔ چینی۔ ترکی۔ امریکی۔ مغربی ہندوستانی اور یورپین۔ غرضیکہ دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جہاں سے آیا ہوا مسلمان اس ہجوم میں بعض اوقات اپنے قومی لباس میں دکھائی نہ دے۔ خواتین بچے تو عام طور پر اس موقعہ پر اپنا قومی لباس پہن کر آتے ہیں۔ لیکن ایسے مناظر بھی دکھائی دیتے ہیں کہ مسلمان یورپین خاتون تو اپنی ساڑھی کا پلو سنبھال رہی ہے لیکن سعودی عرب کا ایک خانوادہ اپنے "چست" سکرٹوں میں اپنے فیشن ایبل "میڈم موزیلوں" کو بھی شرما رہا ہے۔ بہت سے حضرات اپنی "گرل فرینڈ" اور عام طور پر ہونے والی رفیقہ حیات کو اسلام اور مشرق کی "ایک جھلک" دکھانے کے لئے بھی ساڑھی پہنا کر لے آتے ہیں اور کئی خوش قسمت تو اس مبارک موقعہ پر "دوہری عید" مناتے ہیں۔ یعنی ان کی انگریز منگیتریں اسلام قبول کر نکاح پڑھوا لیتی ہیں — معاف کیجئے یہ قبول اسلام طے شدہ پروگرام کے مطابق ہوتا ہے۔ مشرق یا اسلام کی "جھلک" دیکھنے کی وجہ سے نہیں۔

شاہجہان مسجد کہنے کو تو "احمدی مشن" کی مسجد ہے۔ لیکن اگر مسلمانوں کے واقعی بہتر فرقے ہیں تو ہر فرقہ یہاں نماز عید ادا کرتا ہے۔ اور دنیا کی ہر قومیت کا مسلمان یہاں ایک پاکستانی کی امامت میں خدا کے حضور سجدہ کرتا ہے۔

عیلنی مسجد "قادیانی مشن" کی مسجد ہے لیکن یہاں بھی بے شمار غیر قادیانی آتے ہیں۔ "اسلامک کلچرل سنٹر" لنڈن کے دل میں بیکر سٹریٹ کے قریب واقع ہے۔ یہ ثقافتی مرکز لنڈن میں اسلامی ممالک کے سفارت خانوں کے چندوں سے چلتا ہے۔ اس لئے یہاں بھی ہجوم بین الاقوامی ہوتا ہے۔ یہاں کے امام ایک مصری عالم ہیں۔ کئی سال سے عیدین کے موقعہ پر یہ مرکز عرب بھائیوں کا گڑھ رہا ہے۔ لیکن گذشتہ سال امام ایک پاکستانی تھے۔ اور اس سال حسب سابق مصری تشریف لے آئے ہیں یا شاید تبدیلی کی خاطر اس عید کے موقعہ پر عرب بھائیوں نے بھی بہت زیادہ تعداد میں ووکنگ کی رونق میں اضافہ کیا۔ ایسٹ اینڈ کی مشہور مسجد میں زیادہ تر مشرقی پاکستان کے بھائی جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں باقی مساجد بہت دور پڑتی ہیں۔

مفت لنچ

عید کے موقع پر لنڈن کی ہر مسجد میں نماز عید کے بعد لنچ مفت ملتا ہے۔ تجربہ کار مفت خوروں کی رائے ہے کہ ووکنگ کا چاول اور آلو گوشت پر مشتمل کھانا لذیذ ترین ہوتا ہے۔ اور بھیڑ کے باوجود انتظام بھی خاطر خواہ ہوتا ہے۔ شاہجہان مسجد تو ننھی منی سی ہے اس میں بمشکل ایک سو نمازی سما سکتے ہیں۔ لیکن دو اڑھائی ہزار نمازیوں، خواتین اور بچوں کے لئے لان میں بہت بڑا شامیانہ نصب ہوتا ہے۔ جس کے اندر نماز کے بعد حاضرین میز کرسی پر کھانا کھا سکتے ہیں۔ شامیانے پر مسلمانوں کے سفارت سمیت تمام بڑے بڑے ممالک کے قومی جھنڈے لہرا رہے ہوتے ہیں۔ اس بار شامیانے کے باہر کچھ کتبے بھی لٹک رہے تھے۔ جن پر لکھا تھا کہ "جنرل ایوب ہمارا ہیرو ہے" "کشمیر چھوڑ دو" اور "دنیا کے مسلمان ایک ہیں"۔ ووکنگ میں نماز کے بعد یہ تقریب میلے میں تبدیل ہو جاتی ہے اسی لاؤڈ سپیکر سے جہاں سے ابھی ابھی مولانا یعقوب خاں سول اینڈ ملٹری گزٹ کے سابق ایڈیٹر اور حال امام ووکنگ خطبہ دے رہے تھے کہ ابھی فلمی ریکارڈوں کی دھنیں سنائی دینے لگتی ہیں اور ثریا اور طلعت محمود کے گانوں کے ساتھ ساتھ زندہ دل مسلمان گول دائروں میں بیٹھ کر تالیوں سے داد دیتے ہیں ہر مسلمان چھٹی کے موڈ میں ہوتا ہے۔ ایک طرف "کیو" میں مفت کھانا مل رہا ہے۔ تو دوسری طرف "کیو" میں مفت چائے تقسیم ہو رہی ہے۔ ایک طرف آئس کریم فروخت ہو رہی ہے تو دوسری طرف مونگ پھلی بک رہی ہے۔ تصاویر اتاری جا رہی ہیں اور عیدی مل رہی ہے۔

کھانا ووکنگ میں ہی "مفت" نہیں تھا۔ باقی جگہ بھی اس دن مفت تھا۔ لیکن ہماری طرح بہت سے لوگ ووکنگ میں صرف مفت کھانا ہی کھانے جاتے ہیں۔ ووکنگ میں عید کے موقعہ پر ایک اور ہم مشرب سے بھی ملاقات ہوئی وہ بھی کہنے لگے بھئی مفت کھانا یہاں تک کھینچ لاتا ہے۔ ان سے عرض کیا۔ اور پانچ روپے کرایہ؟ وہ ہنس کر کہنے لگے وہ تو ریل ٹکٹ کی قیمت ہے۔ یہ تو خیر ایک مذاق تھا "ووکنگ کا اجتماع" "عید ملاپ" کا نعم البدل ہے۔

(بحوالہ پیغام صبح ۲۲ اپریل ۱۹۵۹ء)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

"موعودہ رقم جلد ادا کر دی جائے"

شوریٰ مجلس انصار اللہ میں فیصلہ ہوا تھا کہ تعمیر فنڈ انصار اللہ میں اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم وصول کی جائے۔ تا کہ مرکز اسی سال تعمیر کا کام مکمل کر سکے اور اس سلسلہ میں جو قرض لے کر خرچ کی گئی ہیں ان کی ابھی ادائیگی ہو جائے تمام اضلاع کے لئے رقوم مقرر کر دی گئی تھیں۔ جملہ مجالس اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا وہ موعودہ رقم ادا کر چکی ہیں۔ جس قدر وصولی ہو گی اسی قدر جلد تعمیر کا کام جو شروع ہے مکمل ہو سکے گا۔ عہدہ داران سے التماس ہے کہ رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۰ مئی سے شروع ہو جائے گا۔ اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ جو احباب اپنے بچوں کو داخل کرانا چاہتے ہوں وہ ان تاریخوں میں صبح ۷ بجے دفتر میں تشریف لے آویں۔ جہاں داخل ہونے والوں کا انٹرویو لیا جائے گا۔ کم سے کم تعلیم پرائمری لازمی ہے۔

نوٹ:۔ جن طلباء نے میٹرک ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے وہ اپنے امتحان کے نتائج نکلنے کے بعد داخل ہو سکیں گے۔ جن کے لئے تاریخوں کا اعلان کر دیا جائے گا

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس کا التوا

یہ کلاس اب ۱۲ جولائی کو شروع ہو گی

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس اعلان کے مطابق ۳۰ مئی ۱۹۵۹ء سے شروع ہونی تھی۔ لیکن اکثر مجالس اور قائدین نے زبانی اور خطوط کے ذریعہ مشورہ دیا ہے کہ یہ وقت اس کے انعقاد کے لئے موزوں نہیں۔ کیونکہ طلباء کی اکثریت اس موقعہ پر کلاس میں شمولیت اختیار نہیں کر سکتی۔ اس مشورہ کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ تربیتی کلاس اب ۳۰ مئی کی بجائے ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء سے شروع کی جائے مکرم محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی ہماری درخواست پر ازراہ کرم اس تبدیلی کو منظور فرما لیا ہے۔

(قائد خدام الاحمدیہ لاہور)

پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے گذارش

ماہ مارچ ۱۹۵۹ء کے پہلے ہفتہ میں ایسی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بذریعہ خط درخواست کی گئی تھی۔ جہاں کی مجالس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کے لئے قائدین کے انتخابات نہیں ہوئے تھے۔ اس درخواست کے ساتھ ایک فارم بھی بھجوا کر عرض کیا گیا تھا کہ مجلس کے لئے نئے قائد کا انتخاب کرا کر منسلکہ فارم پر رپورٹ بھجوائیں۔ چنانچہ کافی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان نے مرکز کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے نئے انتخابات کروائے اور مرکز میں اطلاع دی مجلس مرکزیہ ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

لیکن ابھی تک ایک بڑی تعداد ایسی باقی ہے جہاں ابھی تک نئے انتخابات نہیں ہوئے ایسی جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ فرمائیں انتخاب کی رپورٹ مرسلہ فارم پر آنی ضروری ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ترسیل بجٹ انصار اللہ کے لئے یاددہانی

انصار اللہ مرکزیہ کے مالی سال میں سے تقریباً چار ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بعض مجالس انصار اللہ کی طرف سے سال رواں کے بجٹ وصول نہیں ہوئے

تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم اپنی اولین فرصت میں بجٹ بالشرح اور مکمل تیار کر کے دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں اور بجٹ کے مطابق پہلے چار ماہ کا چندہ بھی بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری تا ۳۰ر اپریل ۱۹۶۲ء دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔
(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت	ضلع	عہدہ	نام عہدہ دار
سانگھڑ	سانگھڑ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " اصلاح وارشاد۔ آڈیٹر	پیر فضل الرحمان صاحب ملک نور محمد صاحب چوہدری بشیر احمد صاحب
دھوریہ	گجرات	پریذیڈنٹ سکرٹری مال محاسب	چوہدری سلطان علی صاحب مولوی احمد علی صاحب چوہدری غلام احمد صاحب
چوہڑکانہ منڈی	شیخوپورہ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	شیخ محمد علی صاحب انبالوی میاں محمد ابراہیم صاحب بزاز
پنڈدادن خان	جہلم	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	ڈاکٹر ممتاز نبی صاحب
لال منیر ہٹ	رنگپور	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال۔ امین " اصلاح وارشاد	سعید احمد صاحب رشید سید موسیٰ رضا صاحب
بدوملہی	سیالکوٹ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال۔ امین " امور عامہ " اصلاح وارشاد " تعلیم	ڈاکٹر نورالدین صاحب خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب ماسٹر غلام احمد صاحب مولوی خیر الدین صاحب صوفی محمد الدین صاحب
علی پور (کھلواں)	مظفرگڑھ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " ضیافت " اصلاح وارشاد سیکرٹری تعلیم	مولوی نور محمد صاحب اوورسیئر پنشنر چوہدری عبداللطیف صاحب چوہدری بدرالدین صاحب ماسٹر عبد العزیز صاحب۔
شیخ پور	ضلع گجرات	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " امور عامہ محاسب امین	چوہدری نادر علی صاحب چوہدری رحمت خانصاحب چوہدری میاں خانصاحب ماسٹر محمد شفیع صاحب میر نصراللہ خان صاحب
چک ۲۷۵ / ای۔بی	منٹگمری	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	ماسٹر عبد العزیز صاحب ملک محمد شریف صاحب
چک جمال	جہلم	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	مولوی بشیر احمد صاحب نیک محمد صاحب
خان پور	جہلم	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	ملک فضل داد صاحب حاجی ملک عبد الرحمان صاحب
دوالمیال	ضلع جہلم	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال سیکرٹری امور عامہ سیکرٹری اصلاح وارشاد	قاضی عبد الرحمن صاحب حوالدار امیر علی صاحب میجر حبیب اللہ صاحب ملک علی حیدر صاحب
ڈالمیا ڈنڈوت	ضلع جہلم	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	مستری محمد صادق صاحب۔ مستری محمد شفیع صاحب
کھیوڑہ	ضلع جہلم	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	بابو احمد دین صاحب
ترسکہ	سیالکوٹ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	رفیق احمد صاحب بشیر احمد صاحب
جمول	رحیم یار خان	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال سیکرٹری وصایا سیکرٹری اصلاح وارشاد سیکرٹری تعلیم	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب چوہدری حسن الدین صاحب حکیم غلام رسول صاحب چوہدری عبد الحمید صاحب مقدم
اوردھر	سرگودھا	سیکرٹری مال سیکرٹری امور عامہ " اصلاح وارشاد " تعلیم محاسب۔ امام الصلوٰۃ	محمد عبد اللہ صاحب میاں بشیر محمد صاحب چوہدری سردار محمد صاحب سید محمد سلیمان صاحب

سائنسی معلومات

زکام کا علاج

نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی شکاگو کے پروفیسر تھامس جی وارڈ نے اس امکان کا اظہار کیا ہے کہ دو سال کے اندر عام نوعیت کے ۷۰ سے ۸۰ فیصد زکاموں کے انسداد کے ٹیکے ایجاد ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر وارڈ نے بتایا ہے "اسٹریپٹوکوکس" قسم کے جراثیم کا گروپ ۷۵ تا ۸۰ فیصد زکام پیدا کرتا ہے اور ان مردہ یا پالتو جراثیم کو ٹیکہ کے ذریعہ جسم میں داخل کرنے سے زکام پیدا کرنے والے جراثیم کی مزاحمت میں مدد ملے گی۔ ڈاکٹر وارڈ نے ان خیالات کا اظہار اپنے ایک مضمون میں کیا ہے جو امریکی میڈیکل ایسوسی ایشن کے رسالہ جیلٹہ میں شائع ہوا ہے۔

شریانوں میں سختی کا سراغ

لاس اینجلز میں امریکی سائنس دانوں نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے۔ جس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ وہ شریانوں میں سختی کا پتہ لگائے گی اور مرض کے انسداد کے لئے ڈاکٹروں کو کافی معلومات مہیا کرے گی۔ یہ مشین لاک ہیڈ ایئرکرافٹ کمپنی میں تیار ہوئی ہے۔ امراض قلب کے تحقیقاتی فرنڈیشن کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس مشین میں حساس مقناطیسی فیتے (ٹیپ) اور تیز رفتار برقیاتی حساب دان آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔

جو آلات دل اور نبض کی دھڑکنوں اور خون کی شریانوں کی حرارت کو ریکارڈ کر کے ان کا تجزیہ کرتے ہیں اور دوران خون کی آوازوں کو ریاضی کی علامتوں میں اور بعد ازاں چارٹوں پر نقطوں اور لکیروں میں منتقل کر دیتے ہیں۔

سرطان کا مفت علاج

آئندہ سردیوں میں دینوز کے امریکی میڈیکل سنٹر میں سرطان کی تحقیق کے ایک مرکز کا افتتاح کیا جائے گا جسے سابق امریکی صدر کی بیوہ مسز ایلینور روزویلٹ کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ مرکز کی عمارت کی تکمیل پر ۱۵ لاکھ ڈالر لاگت آئے گی جس میں چار لاکھ ڈالر چندے کے وعدے ابھی سے ہو چکے ہیں۔ یہاں سرطان کے مریضوں کا مفت علاج اور دیکھ بھال کی جائے گی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

اشتراکی حکام کی رائے میں بھارت اور چین کے درمیان جنگ کا امکان ہے

گیان سے کے مظاہروں میں پنڈت نہرو کے خلاف نعرے لگانے کا حکم

نئی دہلی ۷ مئی۔ بھارت کی شمالی سرحدی ریاست سکم کے دارالحکومت گنگٹوک سے سٹیٹس مین کے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ اشتراکی چین کے حکام پورے تبت میں "بھارتی ملک گیروں" کے خلاف ایک مہم چلا رہے ہیں۔

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ اس کے بہت سے ثبوت مل سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک ثبوت یہ ہے کہ "گیان سے" کے ایک چوک میں لاؤڈ سپیکر لگائے گئے ہیں۔ جن سے تقریریں وغیرہ نشر کی جاتی ہیں۔ ایک تقریر میں بھارت سے جنگ کے امکان کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ "گیان سے" ہی میں چودہ دولتمند تاجروں کو گرفتار کیا گیا۔ اور ان کے ہتھکڑیاں لگا کر انہیں شہر کی سڑکوں پر گشت کرایا گیا۔

سٹیٹسمین کے نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ ان کور اور کارگو کی دو بودھ خانقاہوں سے کہا گیا کہ وہ یوم مئی کے مظاہروں میں شرکت کے لئے پچاس راہب بھیجیں۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ پنڈت نہرو بنر بھارتی۔ امریکی اور برطانوی سامراجیوں کے خلاف نعرے لگائیں۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ راہبوں نے مظاہروں میں حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ جس کے بعد یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ان کو ڈرانے دھمکانے کی مہم شروع کی جائے۔ تاکہ بودھ خانقاہوں کے اختیارات ختم کر دئے جائیں۔

تبت میں بھارت کے خلاف مظاہرے

نئی دہلی ۷ مئی۔ مقتدر روزنامہ سٹیٹسمین کی اطلاع کے مطابق چینی حکام نے یوم مئی کے سلسلے میں تبت میں جن تقاریب کا اہتمام کیا تھا۔ ان میں بھارت کے خلاف مظاہروں کا پروگرام دوسری تمام چیزوں سے نمایاں تھا۔

اخبار نے اپنے نامہ نگار متعینہ گینگ ٹوک (سکم) کے حوالے سے بتایا ہے کہ بھارتی سرحد کے قریب یاتنگ کی چھوٹی سی منڈی میں کوئی دو ہزار افراد نے بھارت کی تجارتی ایجنسی کے باہر بھارت کے خلاف مظاہرہ کیا جو پچاس منٹ تک جاری رہا۔ مظاہرین کی اکثریت چینیوں پر مشتمل تھی۔ اور وہ یہ نعرے لگا رہے تھے۔ بھارتیو تبت سے نکل جاؤ "نہرو دور ہو جا"۔ اور امریکی برطانوی اور بھارتی سامراجی باغیوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

ولادت

مجھے اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۱/۴/۵۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازئ عمر اور خادم دین بننے اور زچہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (منشی محمد اسمٰعیل از چنیوٹ)

کلمہ طیبہ اور شرک کی ماہیت (بقیہ صفحہ ۵)

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ کیڑے اندر سے نکل نہیں سکتے۔ . . . بہت ہی کم لوگ ہیں جنہوں نے توحید کے اصل مفہوم کو سمجھا ہے اور اگر انہیں کہا جاوے تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کیا ہم مسلمان نہیں اور کلمہ نہیں پڑھتے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ انہوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ بس کلمہ منہ سے پڑھ دیا اور یہ کافی ہے پھر حضور اس کی مزید تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں رہتا۔ میں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کا ماننے والا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اس میں بغض۔ کینہ۔ حسد۔ ریا وغیرہ کے بت نہیں رہتے۔ اور خدا تعالےٰ سے اس کا قرب ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی اسی وقت ہوتی ہے۔ اور اسی وقت وہ سچا موحد بنتا ہے۔ جب یہ اندرونی بت۔ تکبر۔ خود پسندی ریاکاری۔ کینہ و عداوت حسد و بخل نفاق و بدعہدی وغیرہ کے دور ہو جائیں۔

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) اہلیہ چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر بیت المال کا دسولی کا اپریشن مورخہ ۵/۵/۵۹ بروز سوموار گنگا رام ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامیاب آپریشن کے بعد جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

۲۔ مکرم شیخ کلیم الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد کی اہلیہ محترمہ لاہور میں کئی دن سے عارضہ بخار بیمار ہیں اور بخار جس دن سے ہوا ہے ابھی تک اترا نہیں۔ اور خود شیخ صاحب مکرم بھی ربوہ میں گھٹنے میں شدید درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ (عبدالرحمٰن شاکر دفتر اصلاح و ارشاد)

"جسمانی تربیت کو تمام تعلیمی مدارج میں لازمی مضمون قرار دیا جائے"

فزیکل ایجوکیشن کالج لاہور میں جنرل بختیار رانا کی تقریر

لاہور ۷ مئی۔ زون بی کے مارشل لا ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا نے محکمہ تعلیم پر زور دیا ہے کہ جسمانی تربیت کو تمام تعلیمی مدارج میں لازمی مضمون قرار دے دیا جائے۔

جنرل رانا نے یہ تجویز کل صبح گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن والٹن لاہور کی سالانہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پیش کی۔ آپ نے ملک کے تعلیمی نصاب میں جسمانی تربیت کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ سر دست جسمانی تربیت پر اتنی توجہ نہیں دی جا رہی ہے جس کی یہ مستحق ہے۔ اس سے طلبہ کی جسمانی صحت کا معیار گر رہا ہے اور نتیجتاً ان کی ذہنی نشوونما بھی متاثر ہو رہی ہے۔

ناظم مارشل لا نے کالج کی "حوصلہ بخش رفتار ترقی" پر کالج کی انتظامیہ اور پرنسپل کو مبارکباد پیش کی۔ اس سے پہلے کالج کے پرنسپل نے سالانہ رپورٹ پڑھی اور کالج کی ترقی کے لئے کچھ اور مراعات طلب کیں۔ آپ نے محکمہ تعلیم سے سفارش کی کہ کالج میں بیچلر اور ماسٹر ڈگری کے نصاب شروع کئے جائیں اور اس کے گریجویٹوں کو بھی کالجوں کے لیکچراروں کے برابر تنخواہ کا سکیل اور رتبہ دیا جائے۔

کل کے پروگرام میں متعدد کھیل شامل تھے جن میں کالج کے طلباء اور طالبات نے حصہ لیا۔ اس تقریب میں ڈائرکٹر تعلیمات مغربی پاکستان اور مقامی ہائی سکولوں کے متعدد ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹریسوں نے شرکت کی۔

ملایا یونیورسٹی کے وفد کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش

(بقیہ صفحہ اول)

پر مشتمل لٹریچر پیش کیا۔ وفد کے مسلمان ممبران نے خصوصاً جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی، قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور مساجد کی تعمیر کی بہت تعریف کی اور اس خیال کا اظہار کیا کہ مختلف اسلامی مسائل کے حل کے لئے جو نقطۂ نظر جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے وہ زیادہ قابل قبول، موثر اور وقت کے تقاضوں کے مطابق ہے۔ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ کو انڈونیشیا افریقہ اور یورپی ممالک میں بہت مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔

مسٹر شیریان نے اس بارے میں افسوس اور مجبوری کا اظہار کیا کہ وہ وقت کی قلت اور پہلے سے بنے ہوئے پروگرام کی وجہ سے نہ تو جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ کو دیکھ سکے اور نہ ہی ایسوسی ایشن کی استقبالیہ دعوت قبول کر سکے۔

آپ نے لٹریچر کی پیشکش پر اور وفد کی جانب سے ایسوسی ایشن کے ممبران کا شکریہ ادا کیا۔ اور ملایا یونیورسٹی کے بارے میں کتب و رسائل ایسوسی ایشن کو پیش کئے۔

یہ وفد دہلی ہوتا ہوا واپس ملایا جا رہا ہے۔

ناصر احمد خالد
سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجئیٹ ایسوسی ایشن
لاہور